صریر خامہ
SAREER A KHAMA
TAFHEEM RESEARCH CENTRE
Category Y
ISSN Online: 3005-947X
ISSN Print: 3005-9461
Vol: 03, Issue 02 (October to December 2024)

اجتہاد کے دائرہ کار میں مستشرقین کے افکار کا تنقیدی جائزہ

A critical evaluation of the thoughts of the Orientalists in the scope of Ijtihad

Muhammad Sarfaraz Ajmal

PhD Scholar, The Islamia University of Bahawalpur
Gmail: sarfarazu777@gmail.com

Abstract:

This paper presents a critical evaluation of Orientalist perspectives on ijtihad within the broader framework of Islamic legal thought. It compares and contrasts the understanding of ijtihad as interpreted by Orientalist scholars with that of traditional Muslim jurists, grounding the analysis in the Qur'an, Sunnah, and classical jurisprudential sources. The concept of ijtihad, defined as the exertion of intellectual effort to derive legal rulings in situations not explicitly addressed in primary texts, is examined as both a dynamic mechanism within Islamic law and a point of contention between Western and Islamic scholarly traditions. Notably, the study engages with the work of Joseph Schacht, who identified ijtihad as a central element in the historical development of Islamic jurisprudence. Through this comparative lens, the paper aims to highlight both the contributions and the shortcomings of Orientalist approaches to the study of Islamic legal theory.

Keywords: *Orientalism, scientific, history, Eastern civilization, ijtihad, Islamic History*

"**استشراق**" عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس لفظ کا مادہ "شرق" ہے، جس کا معنی "روشنی" اور "چمک" ہے۔

مشہور عربی لغت دان ابن منظور لکھتے ہیں:

"الشَّرْق: الضوء والشرق الشمس الشرق الشمس بفتح الشين والشِّرق الضوء الذى يدخل من شق الباب- شرقت الشمس تشرق شروقا وشرقا طلعت و اسم الموضع المشرق"- 1

لفظ "شرق۔" کو جب باب استفعال کے وزن پر لایا جائے تو "ا، س، ت" کے اضافے سے "استشراق" بن جاتا ہے۔ اس طرح اس کے اندر طلب کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ گویا "استشراق" سے مراد مشرق کی طلب ہے۔

عربی لغات کی روشنی میں مشرق کی یہ طلب، ادیان، لغات، آداب، علوم شرق تک محدود ہے۔ یہ ایک جدید لفظ ہے جو پرانی لغات میں نہیں پایا جاتا ہے۔ انگریزی زبان میں "شرق" کے لیے "Orient" اور "استشراق" کے لیے "Orientalism" اور مستشرقین کے لیے۔ "Orientalists" کے الفاظ آئے ہیں۔[2]

ڈاکٹر مازن بن صلاح مطبقانی نے لفظ "Orient" کے بارے میں سید محمد شاہد کی تحقیق کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے:

"شرق "Orient" انه يشار الى منطقة الشرق المقصودة بالدرسات الشرقية بكلمة 3

استشراق کا مفہوم استشراق کا عام فہم اور فوری طور پر ذہن میں آنے والا مفہوم یہ ہے کہ مغرب کے رہنے والے علماء و مفکرین جب مشرقی علوم و فنون کو اپنی تحقیق و تفتیش کا مرکز و محور بنائیں گے تو اسے استشراق کہا جاتا ہے۔ عام طور پر ان علوم و فنون میں ہر قسم کے علوم شامل کیے جاتے ہیں۔ مثلاً، عمرانیات، تاریخ، بشریات، ادب، لسانیات، معاشیات، سیاسیات، مذہب وغیرہ۔ اگرچہ بظاہر استشراق میں کوئی منفی مفہوم نہیں پایا جاتا، اور مغربی مفکرین اس سے مشرقی علوم و فنون کا مطالعہ اور ان کی تحقیق و تفتیش ہی مراد لیتے ہیں۔

علمی معیار کے اعتبار سے مستشرقین کی اقسام

اگر علمی حیثیت سے دیکھا جائے تو مستشرقین کی اقسام عام طور پر معاشرے میں جو رجحان فروغ پائے، لوگ بے سوچے سمجھے اسی طرف چل پڑتے ہیں۔ جن دنوں یورپ میں استشراق کی تحریک کی ابتداء ہوئی تو ہر وہ شخص جو چار لفظ جانتا تھا، کچھ

1۔ ابن منظور: أبو الفضل، جمال الدین، لسان العرب، ناشر: دار صادر–بیروت، طبع: 1414ھ، ج10 ص 175

2 –Hans whir .Dictionary of modern written Arabic(Ed.J.M Cowan New york 1961 ،p123

3 –مطبقانی، ڈاکٹر مازن بن صلاح الاستشراق، ناشر: قسم الاستشراق کلیہ الدعوہ مدینہ، ص 5

اپنے آپ کو پڑھا لکھا سمجھتا تھا، اپنے آپ کو نمایاں کرنے اور اپنی اہمیت ظاہر کرنے کے لیے علمی و تحقیقی کام کرنے لگا۔ اس طرح سے بہت سے مستشرقین ایسے بھی وجود میں آئے جن کا کوئی علمی و تحقیقی پس منظر نہیں تھا اور نہ ہی وہ علمی دنیا کی اخلاقیات سے واقف تھے۔ ایسے لوگوں نے اسلامی عقائد و نظریات اور شخصیات پر انتہائی بے بنیاد اور اخلاق سے گرے ہوئے الزامات بھی لگا دیے۔ مولانا شبلی نعمانی نے اس طرح کے مستشرقین کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:

1. عربی زبان و ادب اور تاریخ اسلام سے ناواقف مستشرقین، جن کی معلومات براہ راست نہیں ہوتیں، بلکہ وہ تراجم سے مدد لیتے ہیں۔
2. ایسے مستشرقین جو عربی زبان وبیاں اور تاریخ اعتبار سے تو واقفیت رکھتے ہیں، مگر دینی لٹریچر اور فنون مثلاً اسماء الرجال، حدیث اواصول حدیث، روایت اور درایت کے اصولوں، قدیم ادب اور روایات سے واقف نہیں ہوتے۔
3. ایسے مستشرقین جو مذہبی علوم اور دینی لٹریچر کی سٹڈی کر چکے ہوتے ہیں، لیکن اپنے مذہبی تعصبات کو دل سے نہیں نکال سکے۔ وہ اسلامی علوم کے بارے میں تعصب، تنگ نظری اور کذب وافترا سے کام لیتے ہیں۔

اجتہاد

اجتہاد عربی زبان کے لفظ جہد سے ماخوذ ہے جس کے معنی کوشش، مشقت اور محنت کے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ[4]

اور جو نہیں پاتے بجز اپنی محنت ومشقت اور مزدور کے۔

اہل لغت نے اجتہاد کے درج ذیل معنی بیان کیے ہیں:

الاجتهاد والتجاهد: بذل الوسع والمجهود۔ وفي حديث معاذ: اجتهد رأى الاجتهاد، بذل الوسع في طلب الامر، وهو افتعال من الجهد الطاقة، واالمراد به رد القضيه الى تعرض للحاكم من طريق القياس الى الكتاب والسنة، ولم يرد االراى الذى راه من قبل نفسه من غير حمل على كتاب او سنة۔[5]

[4] التوبہ: 79

[5] ابن منظور، لسان العرب، دار صادر، بیروت، لبنان، 1900ء، ج:3، ص 135

والاجتہاد والتجاہد: بذل الوسع المجہود۔[6]

والتجاھد: بذل الوسع والمجھود، کالاجتھاد، افتعال من الجھد: الطاقۃ۔[7]

ماہر لغات کی تعریفوں سے واضح ہوتا ہے کہ اجتہاد سے مراد کسی کام کی انجام دہی میں ایسی انتہائی کوشش اور طاقت صرف کرنا ہے کہ جس میں محنت و مشقت برداشت کرنا پڑے، اپنی کوشش جو فی نفسہ محنت و مشقت کی حامل ہو۔ اگر کسی جہد میں محنت و مشقت نہ موجود ہو تو وہ اجتہاد نہیں کہلاتا ہے۔

اجتہاد کی اصطلاحی تعریف

فقہا علما کرام نے مختلف ادوار میں اجتہاد کی تعریفات بیان کیں ہیں اجتہاد کے اصطلاحی معنی جو قدیم فقہانے بیان کیے وہ درج ذیل ہیں۔ ابو بکر جصاصؒ نے اجتہاد کی تعریف یوں بیان فرمائی:

الاجتھاد یقع علی ثلاثہ معان: احدھما القیاس الشرعی علی علۃ مستنبطۃ لما لم تکن موجبۃ للحکم الجواز وجودھا خالیہ عنہ لم یوجب ذلک لنا العلم بالمطلوب فذلک کان طریقہ الاجتہاد: والثانی ھو مایعلم فی الظن من غیر علۃ یجب بھا قیاس الفرع علی الاصول کالاجتھاد فی تحری جھۃ کعبہ والثالث: الاستدلال بالأصول علی ماسنذ کرہ بعد فراغنا من ذکر وجوہ القیاس۔[8]

اجتہاد کا اطلاق تین معنوں پر ہوتا ہے۔

1- قیاس شرعی جس میں ایک حکم کی علت دریافت کی جاتی ہے جو موجب حکم ہو اور اس کے بعد اس علت موجبہ پر فروع کو قیاس کیا جاتا ہے۔

2- دوسرے جس میں علل و اسباب کا کھوج لگانا مقصود نہ ہو بلکہ صرف ظن و تخمین غالب سے ایک

[6] جوہری، ابو نصر اسماعیل بن حماد، الصحاح، دار الحیاء التراث العربی، بیروت لبنان 1999ء، ج2، ص402

[7] الزبیدی، ابی فیض محمد مرتضیٰ، تاج العروس مع جواہر القاموس، دار الفکر، بیروت لبنان 1994، ج:4، ص408

[8] جصاء، ابو بکر احمد بن علی الرازی (م370ھ)، الفصول فی الاصول، ابواب الاجتہاد والاقیاس، مکتبہ العلمیہ لاہور، 1981، ص58-59

طے کرنا مطلوب ہو جیسے وقت کی تعین یا جہت قبلہ کا تقرر وغیرہ۔

3- اور تیسرے کچھ طے شدہ اصولوں کی بنا پر جزئیات تک رسائی حاصل کرنا۔

ابن حزمؒ اجتہاد کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ھو استفاد الطاقة فی طلب حکم النازله حیث یوجد ذلک الحکم۔[9]

امام ابی اسحاق اشیرازیؒ رقم طراز ہیں:

> الاجتھاد فی عرف الفقھاء: استفراغ الوسع وبذل المجھول فی طلب الحکم الشرعی۔[10]

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

> یبذل المجتھد وسعة فی طلب العلم باحکام الشریعة والاجتھاد التام ان یبذل الوسع فی الطلب بحیث یحس من نفسه بالعجز عن مزید طلب۔[11]

مجتہد کا شریع احکام کے علم کی تلاش میں اپنی کوشش کرنا اور اجتہاد (تام) مکمل یہ ہے کہ مجتہد شرعی احکام کے علم کی طلب میں اس حد تک کوشش کرے کہ خود اس کو یہ محسوس ہو کہ اس سے زیادہ کوشش کرنے سے وہ اب عاجز ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ لکھتے ہیں:

> فھو استفراغ الوسع فی النظر فیما لا یلحقه فیه لوم، مع استفراغ الوسع فیه، وھذا سبیل المسائل الفروع ولذلک تسمی ھذه المسائل مسائل الاجتھاد: والناظر فیھا المجتھد ولیس ھذا حال الاصول۔[12]

---

[9] ابن حزم، ابی محمد علی اظاہری، الاحکام فی اصول الاحکام، ادارہ الطباعة المنیریہ مصر، 1348ھ، ج8، ص133

[10] شیرازی، ابی اسحاق ابراہیم بن علی ”اللمع فی اصول الفقہ، دارابن کثیر دمشق، بیروت 1995، ص258

[11] الغزالی، ابوحامد، المستصفیٰ من علم الاصول ادارة القرآن وعلوم الاسلامیہ، کراچی 1957، ص:1،101

[12] الرازی، فخری الدین محمد بن عمر، المحصول فی علم اصول الفقہ، المکتبة العصریہ، بیروت، ج1، ص101، 1999، ج4، ص1365

علامہ آمدیؒ کے نزدیک اجتہاد کے معنی ہیں:

> استفراغ الوسع فی طلب الظن بشیء من الحکام الشرعیه علی وجه یحس من النفس العجز عن المزید علیه۔[13]

شرعی احکام میں سے کسی چیز کے بارے میں غالب گمان کو حاصل کرنے کے لیے مکمل پوری کوشش کرنا اور پوری طاقت صرف کرنے کے ہیں کہ اس پر اس سے زیادہ کوشش اور طاقت صرف کرنے کی گنجائش و امکان نہ رہے۔

ابی اسحاقؒ الشاطبی لکھتے ہیں:

> الاجتهاد هو استفراغ الجهد و بذل غایة الوسع، اما ادراک الاحکام الشرعیه و اما فی تطبیقها۔[14]

اس کا مطلب یہ ہے کہ اجتہاد اپنی پوری کوشش صرف کرنے کا نام ہے خواہ یہ کوشش احکام معلوم کرنے کے لیے ہو یا ان کی تطبیق کے لیے۔

علامہ ذرکشیؒ فرماتے ہیں:

> وفی الاصطلاح: بذل الوسع فی نیل احکم الشرعی عملی بطریق الاستنباط۔[15]

استنباط کے طریقہ سے کسی شرعی عملی حکم کو پانے کے لیے طاقت صرف کرنا۔

علامہ شمس الدین المقدسیؒ فرماتے ہیں:

> استفراغ الفقیه وسعه لدرک حکم شرعی۔[16]

حکم شرعی کو معلوم کرنے کے لیے ایک فقیہ کی انتہائی کوشش کرنا۔

امام شوکانیؒ اجتہاد کی اصطلاح معنی بیان کرتے ہیں۔

> بذل الوسع یخرج مایحصل مع التقصیر فان معنی بذل الوسع

---

[13] آمدی، سیف الدین، الاحکام فی اصول الاحکام، دارالکتب العلمیه، بیروت لبنان 2005، ج2، ص294

[14] الشاطبیؒ، ابی اسحاق، الموافقات فی اصول الشریعه، المطبعه رحمانیه، س۔ن، ج4، ص89

[15] ذرکشیؒ، البحر المحیط، دارالکتب القاهره، مصر، 2005، ج8، ص227

[16] المقدسی، شمس الدین محمد بن مفلح، اصول الفقه، مکتبه الجیکان الریاض 1999ء، ج4، ص1469

ان یحس من نفسه العجز عن مزید طلب۔ وقد زاد بعض الاصولین فی ھذا الحد لفظ الفقیه فقال بذل الفقیه الوسع ولا بد من ذلک فان بذل غیر فقیه وسعه لا یسمی اجتهاد اصطلاحا۔[17]

مندرجہ بالا تعریفات کسی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اجتہاد مجتہد کی انتہائی کوشش کا نام ہے جو فقہ اسلامی کے تفصیلی دلائل سے بذریعہ استنباط کسی شرعی عملی حکم کے حصول میں کی جائے۔ اس ضمن میں چند اہم نکات درج ذیل ہیں۔

- اجتہاد کے لیے ضروری ہے کہ اس میں اپنی حد تک انتہائی کوشش اور طاقت صرف کی جائے اور کسی نئے مسئلہ کا شرعی حکم معلوم کرنے میں اتنی زیادہ کوشش کی جائے کہ یہ گمان غالب حاصل ہو جائے کہ نئے مسئلے کا جو حکم اخذ کیا گیا ہے وہی شریعت کا مقصد و منشا ہے۔ اگر اس کوشش اور طاقت کے استعمال میں کوئی کمی رہ گئی تو یہ اجتہاد نہیں ہے۔
- فقہا کے نزدیک اجتہاد اس انتہائی و مکمل کوشش کا نام ہے کہ مجتہد شرعی احکام کے علم کی طلب میں اس حد تک کوشش کرے اور طاقت استعمال کرے کہ خود اس کو محسوس ہو کہ اس سے زیادہ کوشش کرنے کا امکان و گنجائش نہیں ہے۔ (یا وہ عاجز ہے)
- حکم شرعی کی طلب میں صرف وہی کوشش اجتہاد کہلاتی ہے جو اجتہاد کی صلاحیت رکھنے والے کسی عالم سے صادر ہو، غیر مجتہد شخص کسی شرعی حکم کو جاننے کے لیے کتنی ہی انتہائی کوشش کرے، وہ اجتہاد نہیں ہے۔
- اجتہاد استنباط کے طریقہ سے ہونا چاہیے یعنی شرعی حکم کا علم غور و فکر اور دلائل سے حاصل ہو۔
- اجتہادی کوشش کسی شرعی حکم کے ادراک میں ہونی چاہیے۔ کسی ایسے حکم کی جستجو جس کا تعلق لغت اور طبعی علوم وغیرہ سے ہو اجتہاد نہیں کہلا تا خواہ وہ کوشش کتنی ہی انتہائی کیوں نہ ہو۔
- اجتہاد شریعت کے عملی احکام میں ہوتا ہے، عقلی، لغوی اور حسی احکام کی معلومات کے حصول کی کوشش اجتہاد نہیں کہلاتی۔

[17] الشوکانی، محمد بن علی بن محمد، ارشاد الفحول، مکتبہ مصطفیا لبابی الجلی مصر، 1938ء، ص 250

•
قطعی احکام کو جاننے کے لیے کوشش کرنے کو اجتہاد کا نام نہیں دیا جا سکتا۔
• اجتہاد کرنے والے مجتہد میں اجتہاد کرنے کی صلاحیت اور اوصاف و شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ مجتہد کا درجہ فقیہ سے بڑھ کر ہے۔

متاخرین فقہاو علما کرام کے نزدیک اجتہاد کی اصطلاحی تعریف

شاہ ولی اللہؒ اجتہاد کی تعریف بیان کرتے ہیں:

"علما کے علام سے جو حقیقت سمجھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ شریعت کے فروعی احکام کو ان کے تفصیلی دلائل سے سمجھنے کے لیے مقدور بھر کوشش کرنا، ان تفصیلی دلائل کا ماخذ چار چیزیں ہیں، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اجماع اور قیاس۔"[18]

عبد الکریم زیدان وضاحت کے ساتھ اجتہاد کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومن ھذا العتریف الاصطلاحی بالاجتہاد بین ما یاتی۔

اولاً: ان یبذل المجتہد وسعۃ، ای بستفرغ غایۃ جھدہ بحیث یحسن من نفسہ العجز عن المزید علیہ۔

ثانیاً: وان یکون البازل جھدہ مجتہدا،

ثالثا: وان یکون ھذا الجھد لغرض التعرف علی الاحکام الشریعۃ العملیۃ دون غیرھا، فلا یکون الجھد المبذول للتعریف علی الاحکام اللغویہ واعقلیہ او الحسیۃ من نوع الاجتہاد الاصطلاحی عند الاصولین۔

رابعاً: ویشترط فی التعریف علی الاحکام اشرعیۃ ان یکون بطریق الاسنباط، ای نیلھا واستفادھا، من ادلتھا بالنظر والبحث فیھا، فیخرج بھذا القید حفظ المسائل،

[18] شاہ ولی اللہ، عقد الجید فی الاحکام الاجتہاد والتقلید (مترجم ڈاکٹر محمد میاں صدیق) شریعہ اکیڈیمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، 2000، ص 44

اواستحلا مهامن المفتی اوبادرا کهامن کتب العلم، فلایسمی شیی،من ذلک اجتهادفی الاصلاح۔[19]

یعنی عبدالکریم زیدان کے نزدیک اجتہاد سے مراد مجتہد کی بھرپور کوشش اور مکمل محنت ہے کہ اس کے بعد وہ محسوس کرے کہ وہ مزید محنت سے عاجز ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ محنت صرف اور صرف مجتہد کی ہو اور تیسرا یہ کہ مجتہد کی یہ محنت شرعی عملی احکام کا حکم معلوم کرنے کے لیے ہو اس کے علاوہ کوئی اور کوشش جو لغوی، عقلی یا حسی علوم میں کی جائے اصولین کے نزدیک اجتہاد نہیں ہے اور چوتھی یہ شرط ہے کہ احکام کا علم بطریق استنباط ہو۔ یعنی شرعی حکم کا علم غوروفکر اور دلائل سے حاصل ہو۔ ہر وہ کوشش جو نصوص کے ظاہر سے احکام اخذ کرنے، مفتی سے ان کا علم حاصل کرنے، علمی کتب کے مطالعہ یا مسائل کے یاد کرنے سے اس علم کو حاصل کرنے کے لیے کی جائے اجتہاد نہیں کہلاتی۔

ڈاکٹر علامہ اقبال کا اجتہاد کے بارے میں نقطہ نظر مندرجہ ذیل ہے:

"Principal of movement in the structure of Islam, this is known as "Ijtihad". The word literally means to exert. In the terminology of Islamic law, its mean to exert with a view to form an independent judgment in a legal question." [20]

(اسلامی ساخت میں حرکت کا اصول اجتہاد ہے جس کا مطلب ہے کوشش کرنا۔ اسلامی قانون کی اصطلاح میں اس کا مطلب اس نقطہ نظر کے ساتھ کوشش کرنا کہ کسی قانونی سوال پر آزادانہ رائے قائم ہو جائے۔)

ابوزہرہ، اجتہاد کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بذل الفقیه وسعه فی استنباط الاحکام العملیه من ادلتها التفصیلیه، فی الاصطلاح الاصولین بانه استفراغ الجهد وبذل غایه الوسع ،امافی استنباط الاحکام اشرعیه وامافی تطبیقها۔ وکان الاجتهاد علی هذا العتریف قسمین۔

احدهما: خاص باستنباط الاحکام وبینها۔

---

[19] عبدالکریم زیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، موسستہ الرسالۃ، بیروت لبنان 2003، ص:401

[20] Muhammad Iqbal, the Reconstruction of Religious thought in Islam, Hafeez press Lahore 1977, P: 148

والقسم الثانی: خاص تطبیقھا۔[21]

(شرعی عملی احکام کے استنباط میں ایک فقیہ کی بھرپور کوشش کرنا۔ اصولیین کے نزدیک پوری محنت و کوشش اور حتی الوسع کوشش کرنا خواہ یہ کوشش شرعی احکام کے استنباط (غور و فکر) میں ہو یا اس کی تطبیق میں اس تعریف سے اجتہاد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک احکام کا استنباط اور اس کو بیان کرنا اور دوسری اس کی تطبیق۔)

عبدالوہاب خلاف اجتہاد کی اصطلاحی تعریف تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ھو بذل الجھد للوصول الی الحکم الشریع من دلیل تفصیلی من ادلھا الشریعہ۔[22]

(شریعت کے تفصیلی دلائل سے حکم شرعی معلوم کرنے کی بھرپور کوشش کرنا۔)

ڈاکٹر وھبہ ازحیلی فرماتے ہیں:

ان الاجتہاد ھو عملیہ استنباط الاحکام الشرعیہ من ادلتھا التفصیلیہ فی الشریعہ۔[23]

(بے شک اجتہاد، احکام شریعہ کا عملی استنباط کرنا ہے شریعت کے تفصیلی دلائل سے عبدالوہاب خلاف اور ڈاکٹر وھبہ زحیلی اجتہاد کی تعریف میں ایک دوسرے کی تائید کرتے نظر آتے ہیں۔)

علی حسب اللہ کے خیال میں اجتہاد کے اصطلاحی معنی بھی کم و بیش وہی ہیں جو قدیم فقہا کا نقطہ نظر ہے، لکھتے ہیں:

بذل الفقیہ جھدہ العقلی فی استنباط حکم اشرعی من دلیلہ علی وجہ یحس فیہ العجز عن المزید۔[24]

ایک فقیہ کی دلائل سے حکم شرعی کے استنباط کے لیے عقلی کوشش کرنا کہ اس کے بعد وہ محسوس کرے کہ مزید کوشش کرنے سے عاجز ہے۔

احمد بن علی وزیر لکھتے ہیں:

---

[21] امام محمد ابوزہرہ، اصول الفقہ، دارالفکر العربی قاہرہ، ص۔ن، ص:356

[22] عبدالوہاب خلاف، علم اصول فقہ، دارالحدیث، قاہرہ، مصر 2003، ص249

[23] وھبہ زحیلی، اصول الفقہ الاسلامی، داراحسان طہران، ایران 1998ء، ج2، ص:1039

[24] علی حسب اللہ، اصول التشریع الاسلامی، دارالمعارف، بمصر، 1959ء، ص:67

فالاجتهاد هو ان يبذل العالم جهده في استنباط الاحكام اشرعيه الفرعيه من ادلتها الاصليه الكتاب والسنه الصحيحه۔[25]

(اجتہاد ایک عالم کا اپنی محنت و کوشش کو دلائل اصلیہ یعنی کتاب و سنت صحیحہ سے احکام شرعی فروعی مستنبط کرنے میں صرف کرنے کا نام ہے۔)

مندرجہ بالا جدید فقہا کی تعریفات سے درج ذیل نئے نکات سامنے آتے ہیں:

- اجتہاد سے مراد وہ محنت ہے جو تفصیلی دلائل سے شرعی عملی احکام استنباط میں صرف کی جائے۔
- اجتہاد وہ ہے جو غور و فکر اور دلائل سے حاصل ہو ہر وہ کوشش جو نصوص کے ظاہر سے احکام اخذ کرنے، معنی سے ان کا علم حاصل کرنے عملی کتب کا مطالعہ کرنے یا مسائل یاد کرنے سے حاصل کی جائے اجتہاد نہیں کہلاتی، اگرچہ لغوی طور پر اتجہاد ہے لیکن اصطلاحاً اجتہاد نہیں کہلائے گی۔
- کسی قانونی و شرعی مسئلہ پر اپنی آزادانہ رائے قائم کرنے کی بھرپور کوشش کا نام اصطلاحاً اجتہاد ہے جیسا کہ ڈاکٹر علامہ اقبال کی تعریف میں یہ نقطہ سامنے آتا ہے اور وہ اجتہاد کو اسلامی ساخت میں حرکت کا ایک اصول قرار دیتے ہیں۔
- اجتہاد نہ صرف احکام شریعہ کے استنباط کا نام ہے بلکہ ان کی تطبیق بھی اجتہاد میں شامل ہے۔

متقدمین و متاخرین فقہا کی اجتہاد کے بارے میں اصطلاح تعریفات کا جائزہ لینے کے بعد اجتہاد کے معنی کے تمام پہلو ہمارے سامنے آجاتے ہیں۔ قدیم فقہا نے بھی اپنے طور پر اجتہاد کی تعریف جامع انداز میں پیش کی اور اگر کوئی پہلو بیان ہونے س ے رہ گیا تو اسے متاخرین فقہا و علما نے اپنے انداز میں پیش کر دیا۔ جدید علما میں سے اکثر قدیم فقہا کی تعریف سے متفق ہیں اور بعض نے اجتہاد کی اصطلاحی تعریف کو نئے انداز سے پیش کیا۔ قدیم فقہا کی تعریف میں زیادہ تر الفاظ"بذل الوسع" اور "بذل غاية الجهد" استعمال ہوئے۔ اور زیادہ تر اجتہاد کی تعریف سامنے آئی کہ شرعی احکام کو معلوم کرنے کے لیے استنباط کے طریقے سے ایک مجتہد کی بھرپور کوشش کرنا کہ اس کے بعد کسی بھی مزید کوشش و محنت کی گنجائش باقی نہ رہے۔ اسی طرح جدید علما نے الفاظ کو مزید ثقیل بناتے ہوئے "بذل الفقيه في استنباط الاحكام شرعيه من ادلتها التفصيليه" کے الفاظ زیادہ تر استعمال کیے ہیں۔

[25] احمد بن محمد بن علی الوزیر، المفی فی اصول الفقہ، دار الفکر المعاصر، بیروت، لبنان، 2002، ص:802

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے بڑے وضاحتی انداز میں اجتہاد کی تعریف بیان کرتے ہوئے بہت سارے نکات کو واضح کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"اجتہاد کے معنی شریعت کے کسی حکم میں تبدیلی کے نہیں ہیں شریعت میں تو کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ قرآن پاک اور سنت کے احکامات قطعی اور دائمی ہیں اور ہمیشہ کے لیے ہیں جہاں تبدیلی کی گنجائش ہے اس کا ذکر خود قرآن وحدیث میں آ گیا ہے۔ اس گنجائش کے علاوہ کوئی نرمی یا تبدیلی یا ترمیم، تنسیخ شریعت کے احکام میں نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اجتہاد کے یہ معنی تو بالکل نہیں ہیں کہ جہاں کسی حکم پر عمل میں مشکل پیش آئے تو اجتہاد سے اس کو تبدیل کر دیا جائے۔ اجتہاد کے معنی یہ ہیں کہ کسی ایسی صورت حال میں جس کے بارے میں قرآن و سنت میں براہ راست کوئی حکم موجود نہ ہو قرآن و سنت کے احکام پر غور کر کے اس کا حکم معلوم کیا جائے، حکم شریعت کی دریافت کے اس عمل کا نام اجتہاد ہے گو اجتہاد ایک عمومی اصول ہے اس کی کئی ذیلی قسمیں ہیں جن میں ایک قیاس ہے۔"

اجتہاد کے لفظی معنی ہیں انتہائی کوشش اور انتہائی کاوش۔ یہ انتہائی کا لفظ اس مفہوم میں شامل ہے۔ فقہا نے اس کی تعریف کی ہے۔ "استفراغ الوسع" کرنا اور استفراغ الوسع کے معنی Exhaust کرنا اور استفراغ کے معنی صلاحیت کے ہیں۔

انگریزی میں اجتہاد کے مفہوم کو بیان کرنا ہو تو یوں بیان کیا جائے گا۔

"To exhaust your capacity to discover shariah ruling about a new situation in the light of the Quran and Sunnah." [26]

اجتہاد یہ ہے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں کسی نئی صورت حال کا حکم معلوم کرنے کے لیے ذہنی صلاحیت کو پورے طور پر استعمال کر ڈالنا، علم اور صلاحیتوں کو اس طرح سے نچوڑ دینا کہ اس سے آگے صلاحیت کے استعمال کرنے کی کوئی حد یا سکت باقی نہ رہے اس عمل کا نام اجتہاد ہے۔

مستشرقین کے مطابق اجتہاد کی تعریف

مستشرقین (Orientalists) نے اسلامی فقہ اور اجتہاد پر مختلف زاویوں سے مطالعہ کیا ہے۔ ان کے مطابق، اجتہاد کی عمومی تعریف درج ذیل ہے:

[26] محمود احمد غازی، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران، اردو بازار، لاہور، 2008ء، ص:330-332

"اجتہاد ایک ایسا عقلی عمل ہے جس کے ذریعے اسلامی فقہ کے ماہرین قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس کی روشنی میں شرعی مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔"

مستشرقین کے مختلف خیالات میں درج ذیل پہلو نمایاں ہیں:

اسلامی قانون کی لچک:

مستشرقین اجتہاد کو اسلامی قانون کی لچک اور ارتقاء کی ایک بنیادی خصوصیت قرار دیتے ہیں۔ وہ اسے ایک ایسا عمل سمجھتے ہیں جو بدلتے ہوئے حالات اور معاشرتی ضروریات کے مطابق شرعی قوانین کی تشکیل کی اجازت دیتا ہے۔

فکری آزادی اور اجتہاد:

کچھ مستشرقین اجتہاد کو اسلامی فکر میں ایک آزادانہ فکری عمل کے طور پر دیکھتے ہیں، جبکہ بعض اسے فقہاء کی اجارہ داری کے ساتھ مشروط سمجھتے ہیں۔

اجتہاد کا اختتام:

مستشرقین میں سے کچھ کا خیال ہے کہ "بابِ اجتہاد" بند ہونے کے بعد اسلامی دنیا میں قانونی ارتقاء رک گیا، جس کی وجہ سے مسلمانوں میں فکری جمود پیدا ہوا۔

سماجی اور تاریخی تناظر:

مستشرقین اجتہاد کو اسلامی تاریخ اور سماجی و سیاسی حالات کے تناظر میں بھی دیکھتے ہیں، اور اس عمل کے مختلف ادوار میں اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔

اہم مستشرقین کے خیالات:

جوزف شاخت:

شاخت اجتہاد کو اسلامی فقہ کے ارتقاء میں ایک مرکزی عنصر قرار دیتے ہیں لیکن ان کا خیال تھا کہ فقہ زیادہ تر روایت پر مبنی ہے اور اجتہاد کے مواقع محدود تھے۔[27]

---

[27] Joseph ,"*The Origins of Muhammadan Jurisprudence,oxford university press 1950,p53*

اگناز گولڈزیہر:

گولڈزیہر نے اجتہاد کو اسلامی قانون کی ایک متحرک قوت کے طور پر دیکھا جو اسلامی معاشرتی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اثرانداز ہوتی ہے۔[28]

مارگریٹ مارکس:

مارکس اجتہاد کو جدید دور میں اسلامی دنیا کے مسائل کے حل کے لیے ایک ممکنہ ذریعہ کے طور پر دیکھتی ہیں۔ مستشرقین کی تعریفات اور خیالات میں اکثر ایک بیرونی نقطہ نظر شامل ہوتا ہے، جو اسلامی تاریخ، ثقافت اور مذہبی حساسیت کو مکمل طور پر سمجھنے سے قاصر ہو سکتا ہے[29]

خلاصۃ البحث:

یہ مقالہ اجتہاد کے تصور اور اس پر مستشرقین کے خیالات کا تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اجتہاد، اسلامی قانون میں کسی نئے مسئلے کے حل کے لیے قرآن و سنت کی روشنی میں غور و فکر اور اجتہادی صلاحیت کو بروئے کار لانے کا عمل ہے۔ مستشرقین نے اجتہاد کو مختلف زاویوں سے دیکھا اور اس کی تعریفات اور اصولوں پر تبصرہ کیا ہے، جو اسلامی روایت سے مختلف ہیں۔ مقالے میں اجتہاد کی لغوی اور اصطلاحی تعریفات پیش کی گئی ہیں، جن میں اسلامی فقہاء اور مستشرقین کے نقطہ نظر کا تقابلی جائزہ شامل ہے۔ اجتہاد کو علمی تحقیق، فکری مشقت، اور شرعی اصولوں کے اطلاق کے عمل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مستشرقین نے اجتہاد کو اسلامی قانون کی ترقی کا ایک اہم عنصر قرار دیا ہے، لیکن ان کے تجزیات میں اکثر تعصب، غلط فہمیاں، اور اسلامی روایات کے خلاف نقطہ نظر نمایاں نظر آتے ہیں۔

مقالے میں مستشرقین کے نظریات کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے، جن میں اسلامی عقائد، قوانین اور شخصیات کے بارے میں ان کی غلط تشریحات اور تعصبات شامل ہیں۔ مولانا شبلی نعمانی کی تحقیق کے مطابق، مستشرقین کو تین اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

---

[28] IGNAZ GOLDZIHER ,*Introduction to Islamic Theology and Law,university press new jersy,,p 43*

[29] Islamic Law and Modernity,p 53

1. وہ جو اسلامی تاریخ اور عربی زبان سے ناواقف ہیں۔
2. وہ جو عربی زبان اور اسلامی تاریخ سے واقف ہیں لیکن مذہبی علوم سے نابلد ہیں۔
3. وہ جو اسلامی علوم میں ماہر ہیں لیکن اپنے مذہبی تعصبات سے آزاد نہیں ہو سکے۔

مقالے میں اجتہاد کے اصولوں، شرائط، اور اجتہاد کرنے والے مجتہد کی خصوصیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ مختلف فقہاء اور علما کی آراء کو شامل کیا گیا ہے، جیسے امام غزالی، امام شوکانی، اور علامہ اقبال، جنہوں نے اجتہاد کو اسلامی معاشرت میں حرکت اور ترقی کا بنیادی اصول قرار دیا ہے۔

مسلمان علماء: اجتہاد کو جاری اور ارتقائی عمل سمجھتے ہیں، جو ہر دور میں مسلم معاشروں کو درپیش نئے مسائل کے حل کے لیے ضروری ہے۔ ان کے نزدیک اجتہاد کے ذریعے اسلامی قانون کی اصل روح کو زندہ رکھا جا سکتا ہے۔

مستشرقین: مستشرقین میں سے اکثر کا موقف ہے کہ اجتہاد کا دروازہ ماضی میں بند کر دیا گیا اور بعد کے مسلمان علما نے تقلید کو ترجیح دی۔ وہ اجتہاد کو عموماً ایک تاریخی مظہر کے طور پر پیش کرتے ہیں، جو صرف اسلام کے ابتدائی دور میں مؤثر تھا۔ مسلمان علماء کے نزدیک اجتہاد دین کی حیات اور تحریک کا ایک لازمی عنصر ہے، جب کہ مستشرقین نے اسے تاریخی، سماجی، اور سیاسی تناظر میں زیادہ محدود کر کے پیش کیا ہے۔ مستشرقین کی تحقیق میں موجود تعصبات اور اسلامی قانون کی روحانی بنیادوں سے لاعلمی ان کے نظریات کو مسلمان علماء کے موقف سے مختلف بناتی ہے۔